40865 - اللہ تعالی اپنی مخلوق کے اوپر اور بلند و بالا اور نمازی کے سامنے ہے

سوال

میں نے ایک حدیث پڑھی کہ: اللہ تعالی نمازی کے سامنے ہوتا ہے، اس حدیث کا معنی کیا ہے؟ اور کیا یہ اللہ تعالی کے آسمان میں ہونے کي مخالف ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (992) اور (11035) کے جوابات میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالی عرش پر مستوی اور اپنی مخلوق سے بلند و بالا ہے.

نیز امام بخاري اور مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن عمر رضي اللہ تعالی عنہما سے حدیث بیان کي ہے جس میں ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کي جانب والی دیوار میں تھوك دیکھی تو اسے کھرچ دیا اور پھر لوگوں کي جانب متوجہ ہو کر فرمایا:

" تم میں سے جب کوئي نماز ادا کر رہا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہو تو اللہ تعالی اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے" صحیح بخاري حدیث نمبر (406) صحیح مسلم حدیث نمبر (547).

اس حدیث اور اللہ تعالی کا مخلوق سے بلند وبالا ہونے میں کوئي تعارض نہیں ہے.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان " تم میں سے جب کوئي نماز میں ہو تو اللہ تعالی اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے، لھذا تو اپنے سامنے نہ تھوکے"

یہ فرمان حق اور اپنے ظاہر پر ہے ، وہ اللہ سبحانہ وتعالی عرش پر اور وہ نمازی کے سامنے ہے، بلکہ یہ وصف تو مخلوقات کے لئے بھی ثابت ہے، کیونکہ اگر کوئی انسان آسمان یا سورج اور چاند کے ساتھ سرگوشی کرے تو آسمان اور سورج اور چاند اس کے اوپر بھی ہو گا اور اس کے سامنے بھی اھ دیکھیں مجموع الفتاوی (5 / 101) .

اور ايك جگہ پر کہتے ہيں:

يہ تو معلوم ہے كہ جو كوئي بھى چاند كي طرف متوجہ ہو اور اسے مخاطب كرے ـ فرض كريں جب وہ اسے مخاطب كرے ـ تو وہ صرف اپنے چہرے كے ساتھ ہى اس كي جانب متوجہ ہو گا باوجود اس كے كہ چاند اس كے اوپر ہے.... تو اسى طرح جب بندہ نماز ميں كھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب كي جانب متوجہ ہوتا ہے اور وہ اس كے اوپر ہے لھذا وہ اسے سامنے كي جانب سے پكارتا ہے نہ كہ دائيں يا بائيں سے، اور اسے اوپر سے پكارتا ہے نہ كہ نيچے سے اھ ديكھيں: مجموع فتاوى ابن تيمية (5 / 672) .

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اللہ تعالى نمازى كے سامنے ہونے كي دليل يہ ہے كہ:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: " تم ميں كوئي ايك جب نماز ميں كھڑا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوكے كيونكہ اس كے سامنے اللہ عزوجل ہے "

اور اس كا يہ سامنے ہونا حقيقتا اسى طرح ثابت ہے جس طرح اللہ جل جلالہ كے شايان شان اور اس كے لائق ہے، اور يہ دو اعتبار سے اس كے علو و بلند ہونے كے منافى نہيں:

1 ـ مخلوقات ميں ان دونوں اشياء كا جمع ہونا ممكن، جيسا كہ اگر سورج طلوع ہو رہا ہو تو جو كوئي بھى مشرق كي جانب متوجہ ہو سورج اس كے سامنے ہو گا حالانكہ سورج آسمان ميں ہے، لھذا جب ان دنوں كا مخلوق ميں جمع ہونا جائز ہے تو پھر مخلوق كا خالق اس كا زيادہ حقدار ہے.

2 ـ اگر مخلوق كے حق ميں ان دونوں كا جمع ہونا ممكن نہ بھى ہو تو اس سے يہ لازم نہيں آتا كہ خالق كے حق ميں بھى يہ دونوں جمع نہيں ہو سكتيں كيونكہ اللہ تعالى كي مثل كوئي چيز نہيں ہے . اھ

ديكھيں: فتاوى ابن عثيمين (4 / 287) .

واللہ اعلم .